آل عبدالرحمن بیلمانیؒ

ایک قدیم ترین ہندی الاصل علمی خانوادہ

مولانا قاضی اطہر مبارک پوری ایڈیٹر البلاغ بمبئی

صدر اول میں ہندوستان کے جو غلام خانوادے عرب میں جاکر دینی علوم و معارف میں امامت وسیادت کے مالک ہوئے اور جن میں صدیوں تک ائمۂ دین اور علماء و محدثین پیدا ہوتے رہے ان میں تین خانوادے خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں (۱) آل عبدالرحمٰن بیلمانی، جس میں عبدالرحمٰن بن ابوزید بیلمانی، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوزید بیلمانی، حارث بیلمانی، محمد بن حارث بیلمانی، محمد بن ابراہیم بیلمانی وغیرہ پیدا ہوئے (۲) آل ابومعشر نجیح سندھی، جس میں ابومعشر نجیح بن عبدالرحمٰن سندھی مدنی صاحب المغازی، محمد بن ابومعشر نجیح بن عبدالرحمٰن سندھی، داؤد بن محمد بن ابومعشر سندھی حسین بن محمد بن ابومعشر سندھی وغیرہ گذرے ہیں۔ (۳) آل ابراہیم بن مقسم قیقانی، جس میں (امام ابن علیہ) اسمٰعیل بن ابراہیم بن مقسم، ربعی بن ابراہیم بن مقسم، ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) بن مقسم وغیرہ علمی و دینی امامت وسیادت کے وارث ہوئے ہیں۔

ان تینوں خانوادوں میں سے ہم صرف امام ابومعشر نجیح بن عبدالرحمٰن صاحب المغازی کو جانتے ہیں کیونکہ علمائے رجال وطبقات نے ان کا تذکرہ سندھی کی نسبت سے کیا ہے، دوسرے افراد اور خاندان کا تذکرہ ہندوستان کی علاقائی نسبت سے نہیں آیا ہے اور اگر آیا ہے تو ہم خود اپنے ملک کے اس علاقہ اور مقام سے ناواقف ہیں اس لئے ان کی طرف سے بے علمی رہی،

چنانچہ "بیلمانی" کی نسبت اسی قسم کے علاقہ کی طرف ہے جس سے ہم واقف نہیں ہیں، حالانکہ بیلمان ہندوستان کا مشہور مرکزی مقام ہے جو صدیوں تک دار السلطنت رہا ہے اور اسی مقام کی طرف بیلمانی علماء منسوب ہیں، آج ہم ان ہی بیلمانی علماء کا تذکرہ کرتے ہیں جو ان ہر سہ قدیم ترین علمی خانوادے میں اقدم ہیں۔

بیلمان (بھیلمان، سوراشٹر)

بیلمان بھیلمان کا معرب ہے جو سوراشٹر (گجرات) کے علاقہ کچھ کاٹھیاوار میں ایک دور میں مشہور بندرگاہ اور مرکزی شہر تھا، اور قدیم زمانہ میں اس علاقہ کی حکمران قوم بھیل اس کے بعد قوم گوجر کا دار السلطنت رہ چکا تھا، جیساکہ گجرات اور سوراشٹر کی تاریخوں میں عام طور سے اسی حیثیت سے اس کا تذکرہ ملتا ہے، مشہور جغرافیہ نویس ابوالقاسم عبیداللہ بن احمد بن خرداذبہ مولی خلیفہ معتمد متوفی حدود ۳۰۰ھ نے اپنی کتاب المسالک والممالک میں بلاد سندھ میں بیلمان کو شمار کیا ہے، بلاد السند میں چند شہروں کے نام درج کر کے علاقہ گجرات و سوراشٹر میں اس کا نام یوں لکھا ہے ..... وسندان، والمندل، والبیلمان وسرست، والکیرج، ومرمد، وقالی، ودھنج، وبروص[1] آج بھی اس علاقہ میں بیلیم نامی ایک ذات پائی جاتی ہے جو اس قدیم شہر کا پتہ دیتی ہے۔ مرآت مصطفےٰ آباد (تاریخ جوناگڈھ) کے مصنف نے لکھا ہے:

> "گجرات اور کاٹھیاوار میں مسلمانوں کی بیلیم ایک ذات ہے، اور ظرافت میں ان کو کبھی کبھی بیلیم بادشاہ بھی کہتے ہیں، جس طرح رشیدیوں کو کہتے ہیں[2]"

نیز گجرات اور سوراشٹر کی اسلامی فتوحات میں بیلمان (بھیلمان) کی فتح کا تذکرہ بلاذری اور یعقوبی

---

[1] المسالک والممالک ص ۵۷

[2] مرآت مصطفےٰ آباد حاشیہ ص ۵۳

قدیم اور ثقہ مورخوں اور فتوحات نویسوں نے کیا ہے، جیسا کہ آگے آرہا ہے، البتہ بعد کے جغرافیہ نویس یاقوت حموی متوفی ۶۲۶ھ نے اسے مشتبہ سمجھ کر ہندوستان یا یمن کا شہر بتایا ہے مگر قطعی فیصلہ نہیں کیا ہے کہ اس کا محل وقوع کہاں ہے، یاقوت کا پورا بیان یہ ہے:

بیلمان، موضع تُنسب الیہ السیوف البیلمانیۃ، ویشبہ ان یکون من ارض الیمن، وفی کتاب فتوح البلدان للبلاذری: البیلمان من بلاد السند والہند تنسب الیہا السیوف البیلمانیۃ[۱]	بیلمان ایک مقام ہے جس کی طرف بیلمانی تلواریں منسوب ہیں، بہت ممکن ہے کہ یہ مقام سرزمین یمن میں ہو اور بلاذری کی فتوح البلدان میں ہے کہ بیلمان سندھ اور ہندوستان میں ہے جس کی طرف بیلمانی تلواریں منسوب ہیں۔

بیلمان کو سرزمین یمن سے بتانے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ عبدالرحمن بن ابوزید بیلمانی جو کہ مشہور راوئ حدیث اور تابعی ہیں اور جن کے خاندان میں کئی علماء گذرے ہیں، وہ یمن کے علاقہ نجران میں رہتے تھے، ابن سعد نے تصریح کی ہے وکان ینزل بنجران، اسی سے یاقوت نے اندازہ لگایا ہوگا کہ بیلمان بھی نجران کے آس پاس کوئی مقام رہا ہوگا مگر یہ اندازہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ ابن خردادبہ، اصطخری، مسعودی، مقدسی بشاری وغیرہ میں سے کسی نے یمن میں بیلمان نام کی کسی بستی کا تذکرہ نہیں کیا ہے، جب کہ بلاذری، اور یعقوبی نے عہد ہشام میں گجرات کی فتوحات میں فتح بیلمان کا تذکرہ کیا ہے، اور خود یاقوت نے بلاذری کے حوالہ سے اس کو ہندوستان میں بتایا ہے۔

اس سلسلہ میں سیوفِ بیلمانیہ کا ذکر توجہ طلب ہے، ہندی تلواریں مختلف ناموں سے عرب میں مشہور تھیں جن میں سیوفِ قلعیہ اپنی جوہریت کی وجہ سے خاص شہرت رکھتی تھیں،

---

[۱] معجم البلدان ج ۲ ص ۳۴۱

اور یہ جنوبی ہند کے ساحلی شہر کلہ میں بنتی تھیں یا یہاں کے تلوہے سے عرب میں تیار کی جاتی تھیں، البتہ گجرات کے شہر بھڑوچ کے نیزے (القنا البروصی) عرب میں مشہور تھے، بھیلمان کی بندرگاہ سے ہندوستان کی تلواریں عرب میں جاتی رہی ہوں گی جو سیوف بیلمانیہ کے نام سے مشہور رہی ہوں گی، جس طرح یہاں کی ایک بندرگاہ خود فوفل سے عمدہ قسم کے نیزے اور تلواریں جایا کرتی تھیں اور اسی کی طرف منسوب ہوکر جودت و عمدگی میں مشہور تھیں[1]۔

بھیلمان کی فتح

ہندوستان کی اسلامی فتوحات میں سب سے پہلے بھیلمان کا ذکر اموی خلافت میں خلیفہ ہشام بن عبد الملک کے دور میں آیا، جب کہ ۱۰۵ھ کے بعد حاکم سندھ جنید بن عبد الرحمن مُرّی نے گجرات اور سوراشٹر کی فتوحات کے ضمن میں اسے بھی فتح کر لیا۔

صورت یہ ہوئی کہ ۱۰۵ھ میں خلیفہ ہشام نے جنید بن عبد الرحمن مُرّی کو سندھ کا حاکم بنایا، جنید نے آتے ہی سندھ کے راجہ جے سیہ سے جنگ کی۔ راجہ مقابلہ کی تاب نہ لاکر ہندوستان کی طرف بھاگا، اور سندھ سے متصل علاقہ گجرات میں آکر آمادۂ جنگ ہوا، جنید بن عبد الرحمن بھی بحری بیڑا لے کر اس کے مقابلہ میں آیا اور دونوں کے درمیان بطیحۂ شرقی (غالباً آبنائے رَن کچھ کے مشرق) میں جنگ ہوئی، جس میں راجہ جے سیہ گرفتار ہوکر قتل ہوا، اِدھر سے فرصت پانے کے بعد جنید نے گجرات کے مقام کیرج (کھیڑا؟) کی بغاوت فرو کی، ان دونوں مہمات میں کامیابی سے جنید کا حوصلۂ فتح بہت بڑھ گیا اور اس نے موجودہ مدھیہ پردیش، گجرات، سوراشٹر اور راجپوتانہ کے علاقوں میں اپنے امراء سے فوج کشی کرائی اور زبردست فتوحات حاصل کیں، بلاذری نے ان ہی فتوحات کو بیان کرتے ہوئے بھیلمان کا تذکرہ کیا ہے:

---

[1] معجم البلدان ج ۶ ص ۴۸۱

ووجہ العمال الی مرمد، والمندل، ودھنج، وبروص، ..... ووجہ الجنید الی ازین، ووجہ حبیب بن مرۃ فی جیش الی ارض المالیۃ، فاغاروا علی ازین وغزوا بھریمد فحرقوا ربضہا ...... وفتح الجنید البیلمان والجرز،[1]

جُنید نے مرمد، مندل (جھالاواڑ کلاں) دھنج (گجرات) اور بھروچ کی طرف فوجی امراء روانہ کئے، نیز انھوں نے اُجّین کی طرف مہم روانہ کی اور حبیب بن مرہ کو ایک فوج دے کر سرزمین مالوہ کی طرف بھیجا، چنانچہ اجین پر حملہ ہوا اور بھریمد میں جنگ کر کے بیرون شہر آتش زنی کی، نیز جنید نے بھیلمان اور گجرات کو فتح کیا۔

یعقوبی نے بھی مذکورہ بالا مقامات کی فتوحات کا تذکرہ اسی طرح مختصر انداز میں کیا، اس نے اور ابن خرداد نے بھیلمان کے ساتھ سرست (سورٹھ، سوراشٹر) کا نام بھی لیا ہے جس سے بھیلمان کے محل وقوع پر مزید روشنی پڑتی ہے، بلاذری نے بھیلمان کے ساتھ جزر (گجرات) کا ذکر کیا تھا، یعقوبی کا بیان یہ ہے:

فوجہ لعمالہ الی المرند (المرمد) والمندل، ودھنج، وبروص وسرست والبیلمان، والمالیۃ وغیرھا من البلاد،[2]

جنید نے اپنے فوجی افسروں کو مرمد، مندل، دھنج، بھڑوچ، سورٹھ، بیلمان، مالوہ اور دوسرے شہروں کی طرف روانہ کیا۔

بھیلمان اور اس کے پاس کی یہ پہلی فتوحات ۱۰۵ھ اور ۱۱۰ھ کے درمیان ہوئی ہیں، آل بیلمانی اس سے بہت پہلے یمن کے علاقہ نجران میں آباد ہو چکے تھے، کیونکہ اس کے سب سے پہلے بزرگ حضرت عبدالرحمن بن ابو زید بیلمانی خلیفہ ولید بن عبدالملک (۸۶ھ تا ۹۶ھ) کے

---

[1] فتوح البلدان ص ۴۲۹ و ۴۳۰ وکامل ابن اثیر ج ۵ ص ۵۰

[2] تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۳۷۹

دور خلافت میں انتقال کر چکے تھے جو نجران میں رہتے تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موالی یعنی آزاد کردہ غلام تھے، اس خاندان کے ابتدائی حالات کے بارے میں عبدالرحمن بن ابو زید کے تذکرہ میں کچھ باتیں معلوم ہوتی ہیں

حضرت عبدالرحمن بن ابو زید بیلمانیؒ ان کا سب سے قدیم تذکرہ طبقات ابنِ سعد میں اس طرح ہے:

عبدالرحمن بن البیلمانی، من الاخماس اخماس عمر بن الخطاب، وقال عبدالمنعم بن ادریس: کان من الابناء الذین کانوا بالیمن، وکان ینزل بنجران، وتوفی فی ولایۃ الولید بن عبدالملک [1]	عبدالرحمن بن بیلمانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اخماس میں سے ہیں، عبدالمنعم بن ادریس نے کہا ہے کہ وہ فارس کے ابناء میں سے تھے جو یمن میں تھے اور نجران میں قیام کرتے تھے، ان کا انتقال ولید بن عبدالملک کے دور خلافت میں ہوا۔

حافظ ابن حجر نے ابو حاتم رازی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ عبدالرحمن بن ابو زید ہی عبدالرحمن بن بیلمانی ہیں۔[2]

اس بیان کی روشنی میں آل بیلمانی کے بارے میں حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(۱) وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اور موالی العتاقہ تھے (۲) ان لوگوں میں سے تھے جن کو کسریٰ نے سیف بن ذی یزن کے ساتھ یمن روانہ کیا تھا یا جو یمن پر کسرائی غلبہ کے بعد وہاں جا کر آباد ہو گئے تھے، یمن پر فارس کا قبضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام طفولیت میں ہوا تھا (۳) وہ یمن کے علاقہ نجران میں تھے (آج کل یہ علاقہ سعودی عرب میں ہے) (۴) اس خاندان کے

---

[1] طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۵۳۶ بیروت

[2] تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۱۴۹

سب سے پہلے عالم و محدث حضرت عبدالرحمٰن کی وفات پہلی صدی کے آخر میں ہوئی۔

یہ مسلّم ہے کہ قدیم زمانہ سے یمن میں حبشیوں کی طرح ہندیوں کی بھی بہت بڑی تعداد آباد تھی، چنانچہ جب یمن کے بادشاہ سیف ابن ذی یزن نے کسریٰ کے دربار میں حاضر ہو کر یمن پر حبشیوں کے استبداد و غلبہ کی شکایت کی اور کہا کہ کالے لوگوں نے ہمارے ملک پر قبضہ کر لیا تو کسریٰ نے پوچھا کہ کون کالے لوگ حبشی یا سندھی؟ اس پر سیف بن ذی یزن نے حبشیوں کا نام لیا[۱]۔ ہو سکتا ہے کہ اسی دور میں بھیلمان کا یہ خاندان بھی یمن میں جا کر آباد ہو گیا ہو۔ مگر عبدالمنعم بن ادریس[۲] کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاندان ابنائے یمن میں سے تھا یعنی انوشیروان کسریٰ کے زمانہ میں یمن گیا جب کہ کسریٰ نے سیف بن ذی یزن کی فریاد پر اپنے حاکم کو اساورہ اور سوار وں کی بھاری جمعیت کے ساتھ یمن پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا تھا، اور اس کے بعد ایرانیوں کے ساتھ ہندوستانیوں کی ایک جماعت بھی یمن میں جا کر آباد ہو گئی چنانچہ ان ہی میں ایک بزرگ حضرت بیرزطن ہندی یمن میں تھے جو وہاں حشیش کے ذریعہ علاج کرتے تھے اور عہد رسالت میں مسلمان ہوئے[۳]، پھر چونکہ شاہان ایران کا عمل دخل، سندھ، مکران، قیقان، کشمیر اور ہندوستان کے مغربی ساحلی علاقوں پر سرندیپ تک جاری تھا اور یہاں کے راجے مہاراجے ان کے باج گذار تھے اس لئے ان علاقوں کے باشندے ایران کے علاوہ عرب کے ایرانی مقبوضہ علاقوں میں آزادانہ آتے جاتے تھے، بلکہ ان میں ہندوستانیوں کی مستقل بستیاں اور آبادیاں ہو گئی تھیں، یمن میں کسریٰ کے آخری حکمران حضرت باذان رضی اللہ عنہ کو بعض علماء نے ملک الہند بتایا ہے جس کا

---

[۱] سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۶۳، کتاب التیجان ص ۳۰۴ تاریخ طبری ۲ ص ۱۱۶ و ص ۱۱۸

[۲] عبدالمنعم بن ادریس بن سنان بن ابنۃ وہب بن منبہ متوفی ۲۲۸ھ یمن کے اخباری و نسابہ ہیں، سو سال سے زائد تک زندہ رہے، کتاب المبتدا ان کی تصنیف ہے (فہرست ابن ندیم ص ۱۳۸)

[۳] اصابہ ج ۱ ص ۱۷۸

مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہندوستان کے کسی حکمران خاندان سے تھے، یا ہندوستان سے ایران جاکر کسی مقام کے حاکم ہو گئے تھے پھر کسریٰ نے ان کو یمن کی حکومت دی، ایسے ایرانی باشندوں کو جو کسریٰ کے دور اقتدار میں یمن میں جاکر مستقل آباد ہو گئے عرب ابنائے یمن کے لقب سے یاد کرتے تھے، ان یمنی ابنا رمیں متعدد صحابہ اور تابعین و محدثین گذرے ہیں چنانچہ صحابہ میں حضرت وبر بن یحنس، حضرت باذان، حضرت فیروز دیلمی، حضرت داذویہ رضی اللہ عنہم ابنائے یمن سے ہیں، اور تابعین و محدثین میں حضرت ضحاک بن فیروز، حنش بن عبد اللہ صنعانی، وہب بن منبہ، ہمام بن منبہ، معقل بن منبہ، عمر بن منبہ، عطار بن مرکبوذ، مغیرہ بن حکیم صنعانی، زیاد بن شیخ صنعانی، یوسف بن یعقوب، ابکار بن عبد اللہ بن سہوک جندی، عبد الصمد بن معقل بن منبہ، ہشام بن یوسف وغیرہ ابنائے یمن میں سے ہیں[1]، اور ان ہی میں حضرت عبد الرحمٰن بن ابو زید بیلمانی نجرانی بھی تھے، جن کے آبار و اجداد میں سے کوئی عربوں کے قاعدہ کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے خمس میں تھے، اسلام سے پہلے مشہور[؟] معزز قبائل مقامی اسواق کے تاجروں اور فاتحوں کے مال غنیمت سے خُمس وصول کیا کرتے تھے، جو مال، سامان اور غلام وغیرہ کی شکل میں ہوتا تھا، حضرت عبد الرحمٰن بیلمانی اجلۂ تابعین میں سے ہیں، جن جلیل القدر صحابہ سے انھوں نے روایت کی ہے ان کے نام یہ ہیں، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، حضرت معاویہ، حضرت عمرو بن اوس، حضرت عمرو بن عبسہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو، حضرت سرق، حضرت عثمان، حضرت سعید بن زید وغیرہ رضی اللہ عنہم، نیز تابعین میں نافع بن جُبیر بن مطعم اور عبد الرحمٰن الاعرج سے روایت کی ہے، اور عبد الرحمٰن بیلمانی سے ان کے لڑکے محمد بن عبد الرحمٰن بیلمانی کے علاوہ یزید بن طلق، ربیعہ بن عبد الرحمٰن، خالد بن ابو عمران، سماک بن فضل، ہمام والد عبد الرزاق صنعانی اور ایک جماعت نے روایت کی ہے[2]۔ عبد الرحمٰن بیلمانی کی مرویات احادیث

---

[1] ان حضرات کے حالات کے لئے طبقات ابن سعد جلد ۵ ملاحظہ ہو [2] تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۱۴۹

کی کتابوں میں موجود ہیں، چنانچہ جامع ترمذی میں یہ حدیث ان سے روایت ہے من حج ھذا البیت او اعتمر فلیکن آخر عھدہ بالبیت، اور سنن نسائی میں حضرت عمرو بن عبسہ کے مکہ مکرمہ میں اسلام لانے اور وطن چلے جانے کے بعد مدینہ منورہ میں حاضر ہونے کا پورا واقعہ ان سے مروی ہے، نیز دیگر کتب حدیث میں ان کی روایات موجود ہیں۔ ابن ابو حاتم رازی نے لکھا ہے کہ عبدالرحمن بن بیلمانی مولیٰ عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث کا سماع کیا ہے اور ان سے سماک بن فضل، زید بن اسلم اور ربیعہ نے روایت کی ہے[1]۔ ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے مگر ابو حاتم رازی نے ان کو لین بتایا ہے، دارقطنی نے کہا ہے: ضعیف لاتقوم بہ حجۃ یعنی وہ ضعیف راوی ہیں ان کی مرویات حجت نہیں ہوسکتی ہیں، ازدی نے اس سے آگے بڑھ کر کہا ہے کہ منکر الحدیث یروی عن ابن عمر بواطیل یعنی وہ منکر الحدیث ہیں حضرت عبداللہ بن عمر کی طرف منسوب کرکے باطل روایات بیان کرتے ہیں، صالح جزرہ نے کہا ہے کہ حدیثہ منکر ولایعرف انہ سمع من احد من الصحابۃ إلا سرق یعنی وہ منکر الحدیث ہیں، حضرت سرق رضؓ کے علاوہ کسی اور صحابہ سے ان کا سماع غیر معروف ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ صالح جزرہ کے نزدیک ان کی جو حدیثیں مذکورہ بالا صحابہ کرام سے مروی ہیں وہ مرفوع نہیں بلکہ مرسل ہیں، عبدالرحمن بیلمانی کے بارے میں علمائے حدیث ورجال کی یہ جرح ان کے لڑکے محمد کی بے احتیاطی اور غلط روی کا نتیجہ ہے وہ اپنے والد کی طرف منسوب کرکے موضوع احادیث کی روایت کیا کرتے تھے ورنہ عبدالرحمن بن ابو زید بیلمانی فی نفسہ ثقہ تھے، اس سلسلہ میں حافظ ابن حجر کا قول فیصل یہ ہے:

لا یجب ان یعتبر بشیٔ من حدیثہ اذا کان من روایۃ ابنہ محمد، — جب ان سے ان کے لڑکے محمد کی کوئی روایت ہو تو اس کا اعتبار کرنا ضروری نہیں ہے،

---

[1] الجرح والتعدیل ج ۲ قسم ۱ ص ۲۶۳

لان ابنه یضع علی ابیه العجائب[1] کیونکہ ان کے لڑکے اپنے باپ کی طرف سے عجیب عجیب حدیثیں وضع کر کے بیان کرتے ہیں۔

ان ہی موضوعات وعجائب اور بواطیل میں وہ حدیثیں بھی ہیں جن کو بیٹے نے باپ کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہیں، ازدی نے بیٹے کے بجائے باپ کی طرف ایسی حدیثوں کی روایت منسوب کر کے ان کو منکر الحدیث کہدیا ہے، نیز اسی وجہ سے ابوحاتم اور دارقطنی کے نزدیک وہ ثقاہت وحجت کے درجہ پر نہیں رہے۔

اس سلسلہ میں انسب واحوط یہی ہے کہ عبدالرحمن بیلمانی کی جو مرویات ان کے لڑکے محمد سے ہیں ان کا اعتبار نہ کیا جائے اور ان کے دوسرے تلامذہ کی روایات کو معتبر و مستند اور حجت مانا جائے۔

اس نقد وجرح کے باوجود عبدالرحمن بیلمانی اجلۂ تابعین اور رُواۃِ حدیث میں سے ہیں اور جن ائمۂ علم وفن نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے، ان کے سامنے وہ موضوعات وعجائب اور بواطیل ہیں جن کو ان کے لڑکے نے ان کی طرف منسوب کیا ہے، دوسرے تلامذہ کے واسطہ سے ان کی احادیث کتابوں میں بغیر نکیر کے پائی جاتی ہیں۔

عبدالرحمن بیلمانی کے تذکرہ میں ان کے شاعرانہ کمالات کا ذکر بھی ملتا ہے اور یہ کہ انھوں نے خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دربار میں اس کی شان میں قصیدہ پڑھا اور انعام و اکرام سے نوازے گئے۔

وقیل: کان شاعراً مجیداً۔ وفد علی الولید فأجزل له الحباء[2] کہا گیا ہے کہ وہ بہترین شاعر تھے، ولید کے پاس گئے تو اس نے ان کو عطیہ سے نوازا۔

---

[1] تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۱۵۰ [2] تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۱۵۰

ان کی وفات خلیفہ ولید کے دور (۸۶ھ تا ۹۶ھ) میں ہوئی، جیسا کہ ابن سعد اور حافظ ابن حجر نے لکھا ہے۔

محمد بن عبدالرحمن بیلمانی کوفی جیسا کہ معلوم ہوا عبدالرحمن بن ابوزید بیلمانی کے لڑکے ہیں، حافظ ابن حجر نے ان کو مولی آل عمر کے ساتھ الکوفی النحوی لکھا ہے کہ یعنی ان کا مستقل قیام کوفہ میں تھا، اور وہ علمائے نحو میں شمار ہوتے تھے، باپ کی طرح یہ بھی حضرت عمر کے خاندان کے مولی تھے، انھوں نے حدیث کی روایت اپنے والد عبدالرحمن بیلمانی اور ان کے ماموں سے کی ہے مگر ان سے سماع نہیں کیا ہے، اور ان سے سعید بن بشیر بخاری، عبیداللہ بن عباس بن ربیع حارثی، محمد بن حارث بن زیاد حارثی، محمد بن کثیر عبدی، ابوسلمہ موسیٰ بن اسمٰعیل وغیرہ نے روایت کی ہے، اور جیسا کہ معلوم ہوا انھوں نے بہت سی موضوع احادیث اپنے والد کی مرویات کے نام سے روایت کیں جس کی وجہ سے ائمۂ حدیث کے نزدیک خود بھی مجروح ہوئے اور باپ کو بھی مجروح اور ناقابل احتجاج بنا دیا، ابن حبان نے ان کے بارے میں لکھا ہے:

حدث عن ابیہ بنسخۃ شبیھًا بما... حدیث کلھا موضوعۃ لا یجوز الاحتجاج بہ ولا ذکرہ الا علی وجہ التعجب[1]

انھوں نے اپنے باپ سے ایک مجموعہ سے روایت کی جس میں تقریبًا دو احادیث تھیں اور سب کی سب موضوع تھیں ان سے دلیل لانا جائز نہیں ہے، اور ان کا بیان کرنا جائز ہے، البتہ اظہار تعجب اور بیان واقعہ کے طور پر ان کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔

اسی لئے ائمۂ حدیث و رجال مثلاً ابن معین، بخاری، ابوحاتم، نسائی اور ابن عدی نے ان کو منکر الحدیث اور لیس بشیٔ قرار دیا ہے۔

حارث بیلمانی حارث بیلمانی علمائے تابعین میں سے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، اور ان سے ان کے لڑکے محمد بن حارث بیلمانی نے روایت

[1] تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۲۹۳ و ۲۹۴

کی ہے۔

محمد بن حارث بیلمانی | حارث بیلمانی کے لڑکے ہیں، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جنھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے، نیز محمد بن حارث بن زیاد حارثی سے روایت کی ہے جنھوں نے محمد بن عبد الرحمٰن بیلمانی سے روایت کی ہے، محدثین اور ائمہ رجال نے ان کی تضعیف کی ہے[1]

محمد بن ابراہیم بیلمانی | تبع تابعین میں سے ہیں، ان سے عبید اللہ بن ربیع نجرانی نے روایت کی ہے۔

---

[1] تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۱۰۴

پیارے بچوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ **جنت کا پھول** رامپور

○ ملک کے پہلے سائنسی تعلیمی معلوماتی اور اصلاحی مضامین ○ کردار بنانے [illegible] مزیدار کہانیاں ○ ولولہ انگیز مفید اور دلچسپ نظمیں ○ ہنسانے [illegible] چٹکلے ○ ڈرامے اور کھیل ○ ذہنی تربیت کے لئے پہیلیاں نیز بچوں کی نفسیات کے مطابق اور بہت سی مفید و دلچسپ باتیں۔ آج ہی سالانہ چندہ [illegible] کے لئے لکھئے۔ [illegible]

[illegible] جنت کا پھول [illegible] رامپور [illegible]

گذارش

خریداری برہان یا ندوۃ المصنفین کی ممبری کے سلسلہ میں خط وکتابت کرتے وقت یا منی آرڈر کوپن پر چٹ نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیں تاکہ تعمیل ارشاد میں تاخیر نہ ہو۔ اس وقت بے حد دشواری ہوتی ہے جب آپ ایسے موقعہ پر صرف نام لکھنے پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ (منیجر)

انتخاب الترغیب والترہیب

مولفہ: محدث جلیل حافظ زکی الدین المنذریؒ متوفی ۶۵۶ھ

ترجمہ: مولوی عبداللہ صاحب طارق دہلوی

اعمال خیر پر اجر وثواب اور بدعملیوں پر زجر وعتاب پر متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن اس موضوع پر المنذری کی اس کتاب سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ہے اس کے متعدد تراجم وقتاً فوقتاً ہوئے مگر نامکمل ہی شائع ہوئے۔ کتاب کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر اس کی ضرورت تھی کہ اس میں مکررات اور سندوں کے اعتبار سے کمزور حدیثوں کو نکال کر اصل متن تشریحی ترجمہ کے ساتھ ملا کر طبع کرایا جائے۔ ندوۃ المصنفین نے نئے عنوانوں اور نئی ترتیب کے ساتھ شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ جس کی پہلی جلد آپ کے سامنے ہے۔ جلد دوم زیر طباعت ہے، صفحات ۴۵۰، قیمت -/۱۵ مجلد -/۱۸

ندوۃ المصنفین، اردو بازار، جامع مسجد دہلی ۶